سوال

(132)جولوگ ہمیشہ سفر میں رہتے ہوں جیسے جہاز کے سارنگ الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جولوگ ہمیشہ سفر میں رہتے ہوں جیسے جہاز کے سارنگ یا خلاصی وغیرہ ان کو نماز قصر پڑھنی چاہیے یا پوری؟ بینوا توجروا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جولوگ ہمیشہ سفر میں رہتے ہوں، جیسے جہاز کے خلاصی وغیرہ وشرعاً مقیم نہیں ہیں۔ بلکہ مسافر ہیں، کیوں کہ وطن کی تین ہی قسمیں ہیں، وطن اصلی، وطن اقامت ووطن سکنی، فتح القدیر میں ہے:

الاوطان ثلثة وطن اصلی وھو مولد الانسان او موضع تأھل بہ ومن قصدة التعیش بہ لا الارتحال و وطن اقامة وھو ما ینوی الاقامة فیہ خمسة عشر یوما ووطن سکنی وھو ما ینوی الاقامة فیہ اقل من خمسة عشر یوما۔

وطن تین ہیں، وطن اصلی یہ انسان کی رہائش کی جگہ ہے اور وطن اقامت، جہاں پندرہ دن سے زیادہ ٹھہرنے کا ارادہ ہو اور وطن سکنی یہ وہ جگہ ہے جہاں پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کا ارادہ ہو، اور مخفی نہیں کہ خلاصی وغیرہ ان تینوں اوطان سے خالی ہیں۔ پس بلاشبہ وہ مسافر ٹھہرے، پس احکام سفر ان پر لازم رہیں گے۔

ونیز احادیث وآیات قرآنیہ عام ہیں، چنانچہ آیت: واذا ضربتم فی الارض اور او کنتم علی سفر} میزان شعرانی میں ہے:

(۱) قال الائمة الثلاثة انہ الملاح اذا سافر فی سفینة فیھا اھلہ ومالہ لہ القصر وقال احمد انہ لا یقصر وقال احمد کذلک المکاریٔ الذی یسافر دائما خالفہ فیہ الائمة الثلاثة ایضا فقالوا ان لہ الترخص بالقصر والفطر۔

۱: ملاح جب کشتی میں اپنے اہل وعیال کے سمیت سفر کرے، تو تینوں اماموں کے نزدیک وہ قصر کرے۔ امام احمد قصر کے قائل نہیں ہیں۔ اور کرایے پر کام کرنے والا مثلاً گاڑیوں کے ڈرائیور اور جہازوں کے ملاح وغیرہ بھی اسی حکم میں ہیں۔

پس ثابت ہوگیا کہ دائم السفر کو بھی قصر کرنا چاہیے، چنانچہ تاجر جو ہمیشہ تجارت کے لیے سفر میں رہتے ہیں۔ مصنف ''ابن ابی شبیہ'' میں ہے:

(۲) قال حدثنا وکیع عن الاعمش عن ابراھیم قال جاء رجل فقال یا رسول اللہ انی رجل تاجر اختلف الی البحرین فامرہ ان یصلی رکعتین ھذا مرسل۔ واللہ اعلم

حررہ محمد عبدالحق ملتانی ۴ ربیع الثانی ۱۳۱۸ھ سید محمد نذیر حسین

(فتاویٰ نذیریہ جلد اوّل ص ۵۵۶)

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد 04 ص 212

محدث فتویٰ